مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور
دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت ظاہر کرنا
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام
کو بچانا۔
(۳) الزامات کی گرد سے اسلام کے منور
چہرے کو بے لاگ
(۴) حضرت بابا نانک کے ہم کو سچے صاحبان ہیں
پہنچانا اور ان کی دعوت دینا
(۵) گورنمنٹ کی خیر خواہی کرنا

KHILAFAT LIBRARY

وَدّوان جلد ۸ | ایڈیٹر - محمد یوسف - سابق سورن سنگھ | شمبہ ۴

مورخہ ۳ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء

لوگو آنکھیں بڑی نعمت ہیں

ہمنے کمال محنت شاقہ سے محض دوستوں کی خیر خواہی سے طب کی قلمی اور پرانی کتابوں سے
ایک آنکھوں کے لئے سرمہ طیار کیا ہے - یہ سرمہ آنکھوں کی ہر ایک بیماری کے
لئے نہایت ہی مفید ہے - دھند - جالا پھولا - پڑوال - سیل - سرخی اور
ابتدائی موتیابند کرے - غرضیکہ آنکھوں کی ہر ایک بیماری کے لئے نہایت ہی مفید
ہے قیمت فی تولہ عہ ملنے کا پتہ شیخ ذوالفقار علی صدیقی ہاتھی روادہ مٹالہ

طیار کردہ حکمائے دہلی

آنکھوں جیسی نعمت عظیمہ کو اشتہاری ادویات سے خراب نہ کیجئے

سرمہ سیاہ - برائے استعمال روزانہ ۴ر
" سفید - پھولا جالا دھند و غبار کو دور کرتا ہے ۸ر
" نجات - دکھتی آنکھ کا جادو - ایک دفعہ میں آرام ۸ر
جوہر بصر - لاعلاج پرانی آنکھوں کی بیماریوں کے لئے معجزہ ہے - ناخنہ - ڈھلکا پھولا
جالا نزول الماء کو دور کرتا ہے - عہ ۸ر
سرمہ نایاب - جواہرات سے ہزارہا درجہ قیمتی ایکدفعہ استعمال کیجئے ۱ر
اکسیر معدہ - طب یونانی کا بجوڑ نمک سلیمانی یا اجوائن نہیں ہے ۸ر

ہمارے کارخانہ کے طیار کردہ بوٹ وغیرہ کی فہرست طلب کیجئے -

جوندامل کمپنی منٹگمری

اطلاع

نور کا دفتر پہلی جگہ سے تبدیل
ہو کر مسجد اقصیٰ (کلاں) کے عین
قریب جانب جنوب چلا گیا ہے
مینیجر

سنہ ۹۶ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کانوری جنتری سنہ ۱۹۱۶ کی خوبصورت تیار ہوئی ہے دس شریف
پڑھے لکھے اشخاص کے نام اور پتہ لکھنے پر جنتری بلا محصول و بلا قیمت بھیجی جاتی ہے -

چھ مشہور دوائیونکا بکس

ڈاکٹر ایس کے برمن کی مجرب دوائیں گذشتہ ۳۱ سال سے تمام ہندوستان میں استعمال
ہو رہی ہیں - اسلئے قدیم خریداروں کو مخاطب کرنے کی ضرورت نہیں صرف نئے اصحاب کے
لئے جو اشتہاری ادویات سے متنفر ہو گئے ہیں وثوق دلائی اور آزمائش
کے لئے یہ مندرجہ ذیل چھ مشہور اور مجرب ادویات کے نمونہ کا بکس
بنا ہے جسمیں اسقدر کافی ہر ایک ادویہ ہیں کہ آزمائش پورے طور سے ہو سکتی ہے

دواؤں کے نام

دمہ کی دوا - دمہ کیسا ہی زور میں ہو فوراً دباتی ہے کولاٹانک - ہر ایک کے لئے طاقت
بڑھانیکی دوا - مقوی باہ گولیاں - جیسا نام ویسا فائدہ - عرق کافور - ہیضہ اور گرمی کے
دست کی ایک ہی دوا - جلاب کی گولیاں - شب کو سوتے وقت کھا لینے سے صبح کو خلاصہ
اجابت ہوتی ہے - عرق پودینہ سبز - دردشکم ریاحی درد کی دوا - پوری حالت فہرست بلا قیمت
طلب کر کے دیکھئے اور ادویات ہر جگہ دوکانداروں اور دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں - ورنہ
کارخانہ سے طلب کیجئے -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں بہتمام حافظ مظفر الدین صاحب چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے دوان شائع ہوا

KHILAFAT LIBRARY

ایام جلسہ کی خوشی میں

سوانحعمری حضرت باوا نانکؒ:۔ یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جسے آج سے چار صدی پہلے ہندوؤں کے گھر پیدا ہو کر سب دھرم مذہب کے کل عقاید باطلہ کا کھنڈن (رد) کر کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا اور اپنے حال و قال سے ظاہر کر دیا ہے کہ اسوقت اگر کوئی اس نیلگوں آسمان کے نیچے سچا مذہب ہے تو وہ صرف اسلام ہی ہے شروع پیدائش سے لیکر تادم آخر اس ولی اللہ کے صحیح حالات سکھ صاحبان کی نہایت معتبر کتب کے حوالجات سے قلمبند کئے گئے ہیں کتاب کیا ہے صداقت کا آئینہ ہے معرفت کا دریا روحانیت کا چشمہ اسلام کا نور اسوقت اس ولی اللہ کے کروڑہا نام لیواہیں جو ایک یا دوسری وجہ سے اس خدا کے پیارے بھگت کی تعلیم سے دور جا رہے ہیں ضرورت ہے کہ خدا کے نام اور دین کی منادی کرنے والے چند بھی خواہ تھوڑے جو کثرت سے اس مفید ترین کتاب کو سکھوں اور آریوں میں تقسیم کر دیں۔ اس کتاب کے مفید اور عمدہ ہونیکا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ پہلا اڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔ دوسرا اڈیشن محقول اوصاف سے طبع ہوا ہے قیمت مجلد ۱۴ ر رعایتی ۱۰ ر

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم اس بینظیر کتاب کی نسبت حضرت حاجی حکیم مولوی نورالدین صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ "میں نے کتاب ہندوستان کی روحانی تعلیم کو کمال دلچسپی سے پڑھا مجھے بہت ہی پسند آئی اس کتاب کے مطالعہ سے مجھے بہت ہی خوشی حاصل ہوئی کتاب بہت ہی دلچسپ ہے۔

دستخط نورالدین (خلیفۃ المسیح)

علاوہ ازیں ہندوستان کے چیدہ چیدہ اخبارات نے اس کتاب پر بہت ہی عمدہ ریویوز کئے ہیں مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے پہلے ہندوؤں کی روحانی جسمانی تمدنی ملکی مجلسی حالت کا ہو بہو فوٹو دیدہ زیب

اردو سمبر سے لیکر ۱۰ر جنوری تک نور بک ڈپو کی حیرت انگیز رعایت

مہا بھارت کا ہو بہو عکس ہے اصلی قیمت ۸ ر رعایتی ۶ ر

آریہ دھرم کا پول ۔ یہ وہی مختصر اور بینظیر اور جامع کتاب ہے جو ہو بہو آریہ سماج کی کل مسلمہ اور مستند کتب کا فوٹو اور پول ہے اول ۱۹۱۱ء میں اسکا پہلا اڈیشن چھپا اور اب پھر دوبارہ کمال صحت اور عمدگی کے ساتھ دوسرا اڈیشن طبع ہوا اس بینظیر کتاب کی خوبی اس سے بڑھکر اور کیا ہوگی کہ ایک معزز و مکرم سکھ سردار نے ۳۰۰ کاپی خرید کر اپنے دوستوں میں مفت تقسیم کیں۔

اصلی قیمت ۱ ر رعایتی ۰ ر دوستوں کو چاہیے کہ ایسی بینظیر کتاب کو دفتر نور سے خرید کر آریہ دوستوں میں مفت تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

جھوک مہدی والی ۔ پنجابی لوگوں میں سلسلہ کی تبلیغ کرنے کے لئے ایک بینظیر کتاب ہے یہ وہ شہرہ آفاق کتاب ہے جس کا چرچا گھر گھر ہے اور جس کا پہلا اڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا ہے اور اب دوسرا اڈیشن کمال صحت عمدہ خط اور عمدہ چھپائی کے ساتھ طبع ہوا ہے پنجابی نظم کمال کی دلکش اور دلربا ہے قیمت صرف ۰ ر

فتح مبین ۔ وہ مباحثہ جو ۱۲ر مارچ ۱۹۱۶ء کو لدھیانہ شہر میں آریہ سماج کے ایک بڑے بھاری پنڈت سے خاکسار ایڈیٹر نور کا ہوا۔ جسمیں اللہ تعالیٰ نے فتح مبین عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے جس قدر کامیابی اور نصرت عطا فرمائی کہ مباحثہ کے ختم ہونے پر عین پنڈال میں سردار بسنت سنگھ صاحب اور دیگر سکھ اور سناتن حاضرین نے باآواز بلند یہ کہا کہ مسلمان جیت گئے خود آریہ صاحبان نے اپنی کمزوری کا اعتراف کیا اب یہ بینظیر مباحثہ کتابی صورت میں شائع ہو گیا ہے یہ مباحثہ کیا ہے آبجہو کہ آریہ مذہب کی کل مسلمہ کتب کا بہترین خلاصہ ہے آریہ سماج کی مسلمہ کتب سے اس امر کو آشکارا کیا گیا ہے ویدک دھرم میں نجات ناممکن از روئے وید گوشت خوری جائز نکاح ثانی اور نیوگ کے مقابلہ کے بعد خود آریہ صاحبان کی شہادتوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ ناقابل عمل اور نکاح ثانی مین فطرت کے مطابق قرآن کریم ویدکا مقابلہ نہایت احسن طریقہ سے کر کے یہ امر اظہر اور مبرہن کیا گیا ہے کہ صرف قرآن شریف ہی قابل عمل ہے جو بنی نوع انسان کے لئے حسنات دارین کا ذریعہ ہے اگر آپ اسلام اور آریہ مذہب کا ہو بہو فوٹو دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ اس مباحثہ کو ضرور ملاحظہ فرمادیں اسکی خوبیوں کی اس سے بڑھکر اور کیا دلیل ہوگی کہ سردار بسنت سنگھ اور دیگر غیر مسلم حاضرین مجالس نے اس امر کو باواز بلند کہدیا کہ مسلمان جیت گئے خود سکرٹری آریہ سماج کو یہ کہنا پڑا کہ ہمارا پنڈت جواب نہیں دے سکا۔ $\frac{۱۸ \times ۲۲}{۴}$ کے ۶۰ صفحات قیمت ۴ ر

ثبوت واجب الوجود ۔ ہستی باریتعالےٰ پر ایک دہریہ کے سخت اعتراضوں کا بدلائل عقلی و نقلی نہایت لطیف فلسفیانہ و منطقیانہ عام فہم اردو میں بحوالہ قانون قدرت نرالی طرز کا دلچسپ جواب جو مقبول عام ہوا ہے اصلی قیمت ۶ ر رعایتی ۳ ر

تدبیر:۔ اس وہم کو ملک سے دور کرنے کے لئے کہ تدبیر اور کوشش ہمت سے کچھ نہیں ہو سکتا بحث تقدیر تدبیر تو کل کو بطور نادل سوال و جواب کے سلیس اردو میں لکھا ہے جو جملہ اعتراضات جو اس اوقی مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں بطریق فلسفیانہ حل کر کے فوائد تدبیر و نقصانات چھوڑنے تدبیر کو مدلل اور دلچسپ پیرایہ میں دکھایا گیا ہے اور بحث نہایت عجیب اور قابل دید ہے۔

قیمت اصلی ۶ ر رعایتی ۳ ر

رنگین قطعات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاک اشعار کو لطیف و رنگین پیرایہ میں چھپوایا گیا ہے مومن کی نشستگاہ کے لئے اعلیٰ درجہ کی سجاوٹ کا کام دیتا ہے

قیمت اصلی ۱ ر رعایتی ۰ ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"اخبار نور"
۳ر دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء

چلو قادیان

KHILAFAT LIBRARY

ہمارے سالانہ اجتماع میں صرف دو تین ہفتہ رہ گئے ہیں۔ اس جلسہ سالانہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنے ہاتھ سے رکھی تھی اور ہمارا جو اس کے ہاتھ پر بک چکے ہیں یہ فرض ہے کہ آپ کی اٹھائی ہوئی بنیادوں کی تکمیل میں پوری ہمت اور عزم سے لگے رہیں آپکی غرض اس سالانہ اجتماع کی بنیاد ڈالنے سے آپ کے پاک الفاظ میں یہ تھی کہ تا ہماری جماعت کے لوگ بہ نیت استفادہ ضروریات دین ومشورہ اعلائے کلمۃ الاسلام اکٹھے ہوا کریں سو بحمد اللہ یہی پاک مقصد اب تک اس اجتماع میں ہمارے مدنظر ہے استفادہ ضروریات دین اور اعلائے کلمۃ الاسلام۔ دونوں وہ پاک اغراض ہیں۔ جنکے لئے قرون اولیٰ کے پاک لوگوں نے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں اور ہر قسم کی تکالیف ومشکلات کو اٹھا کر ان اغراض کے حصول میں لگے رہتے تھے جب سے مسلمانوں نے ان پاک مقاصد کو اپنی نظروں سے پرے ہٹا دیا۔ اسی وقت سے ان کے مصائب کا بھی آغاز ہوا۔ انہوں نے تو آرام طلبی کے لئے اس مشکل راہ کو چھوڑنا چاہا تھا۔ مگر اس کو چھوڑ کر انہیں بہت بڑی بڑی مشکلات اٹھانی پڑیں اور دنیا میں ان کی سلطنت ان کی شوکت ان کی عزت سب کچھ اعلائے کلمۃ الاسلام کے مقصد عالی کو چھوڑنے کے ساتھ ہی رخصت ہو گئے پس یہ نہایت ہی ننگ دلی اور نامردی کے خیالات ہیں جو دلوں میں ایسے وساوس پیدا ہوتے ہیں کہ سالانہ جلسہ پر ہمارا اسقدر روپیہ خرچ ہو جائیگا یا سفر میں ایسی ایسی تکالیف پیش آئینگی۔ خدا کی راہ میں ان باتوں کی خوشی سے برداشت کرنا سیکھو۔ تاکہ ہمارے اندر ایک روح پیدا ہو کر دنیا کو اسلام کی طرف کھینچے۔ گو آجکل دنیا میں بھی جو لوگ کچھ کام کرنا چاہتے ہیں وہ بھی اس اجتماع کے اصول کو سمجھکر اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ مگر میں آپ کو سچ سچ کہتا ہوں کہ ہمارے آقا و مرشد نے ہمارے لئے اس سالانہ اجتماع میں شمولیت کو دنیا کے لوگوں کی تقلید میں ضروری قرار نہیں دیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس راہ پر چلایا۔ اب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ہر سال کسقدر نئے برکات کا موجب یہ ہمارا سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ جب تک تم اس پاک نیت کو دل میں لیکر آتے ہو۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکی بنیاد ڈالی تھی تو تمہارا ایک ایک قدم اللہ کی راہ میں اٹھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی اخلاص سے اٹھائے ہوئے قدم کو ضائع نہیں کرتا۔ ہاں اگر استفادہ ضروریات دین اور اعلائے کلمۃ الاسلام کو چھوڑ کر ادھر کا رخ کرو تو بیشک تمنے اپنا وقت بھی ضائع کیا اور تکلیف بھی ناحق اٹھائی مگر کسقدر فضل خدا کا ہم پر ہے کہ اس دوہری غرض کو پورا کرنیکے لئے ہمیں اسنے کسقدر اچھا سامان عطا فرمایا ہے یعنی ایک طرف حضرت خلیفۃ المسیح کے پاک وجود سے ضروریات دین کے استفادہ کا کیا اچھا موقعہ دیا ہے جس سے بہتر اور مخلص ناصح دنیا میں تمہیں کہیں نہیں ملسکتا۔ اور دوسری طرف اعلائے کلمۃ الاسلام کی جو عملی صورتیں ہیں۔ ان کے متعلق سالانہ اجتماع میں تمہیں غور اور مشورہ کرنے کا موقعہ سلسلہ کے کاروبار کو دیکھکر اور اس کی گذشتہ کارروائی کو سنکر کیا اچھا ملتا ہے اور اس طرح پر تمہاری یہ ضروریات جو ایک سچے مسلمان کے مقاصد ہیں سب سے اول ہونی چاہئیں۔ کس احسن طریقہ پر پوری ہو رہی ہیں۔ جو لوگ ہمارے احباب میں سے اکثر قادیان آتے رہتے ہیں وہ یہاں آنے کے فوائد کو بھی خوب سمجھتے ہیں مگر جماعت کا بہت بڑا حصہ ایسا ہے کہ انہیں سال میں اگر کوئی یہاں تک آنیکا موقعہ مل سکتا ہے تو وہ یہی سالانہ اجتماع کا موقعہ ہے پس ہر جگہ کے مخلص احباب کی خدمت میں میری یہ درخواست ہے کہ وہ دوسرے احباب کو اس نیک کام میں شمولیت کے لئے تحریک کریں۔ بعض احباب کو کئی سال یہاں آئے ہوئے گذر چکے ہیں۔ ان کو خوب سمجھ لینا چاہئے۔ کہ اس طرح پر سلسلہ سے ایک قسم کی اجنبیت سی دل میں پیدا ہوتی چلی جاتی ہے جس کا اثر گو پہلے کھلا کھلا محسوس نہ ہو۔ مگر تھوڑے دنوں میں ہی طبیعت کا رنگ بالکل بدل جاتا ہے اسلئے سال میں ایک بار اس تعلق کو سالانہ اجتماع کی شمولیت کے رنگ میں ضرور تازہ کرنا چاہئے میرے دوستو! اللہ تعالیٰ نے ہمارا یہ اجتماع ایک خاص غرض کے لئے قائم کیا ہے اور ہمارے ذمہ ایک نہایت ہی اہم ذمہ واری کا کام ڈالا گیا ہے۔ ہماری ذمہ واری دوسرے لوگوں کے برابر نہیں کہ ہم اگر خاموشی سے اپنے چند متعلقین کا پیٹ بھر دینے کا سامان کر دیں۔ تو ہماری غرض حاصل ہو گئی۔ نہیں بلکہ اس زمانہ میں اسلام کو دنیا کے چاروں کونوں میں پہنچانے کا کام اس سلسلہ کے ذمہ ڈالا گیا ہے اب غور کرو کہ اس ذمہ واری کو کہانتک تمنے سمجھا ہے اور ابھی کونسا حصہ اسکا پورا کیا ہے جو سست ہو گئے ہیں۔ وہ خدا کے لئے سستی کو چھوڑ دیں۔ اور ایسا نہ ہو کہ اس ذمہ واری کے ناقابل سمجھکر خدا کا ہاتھ انہیں الگ کر دے۔

پس اس سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے اپنے دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ بلند ہمتی سے کام لیں اور اگر کوئی مشکل نظر آوے تو اسپر غالب آنے کے لئے اور بھی ہمت کو بلند کریں۔ بہت سے دوست ایسے ہیں جو چھوٹے چھوٹے عذروں

کی وجہ سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت سے محروم رہ جاتے ہیں میرے دوستو! چھوٹی اغراض کو بڑے مقاصد کے سامنے قربان کرنا سیکھو۔ جب تک اس گر کو ہاتھ میں لیکر کام نہ کروگے کامیابی کا منہ دیکھنا مشکل ہی یاد رکھو کہ دنیا کی ہر ایک غرض دین کے مقاصد کے سامنے ایک حقیر چیز ہے کیا ایک سال میں پانچ سات یا دس دنوں کے لئے تم اپنی ہموطنوں کو چھوڑ نہیں سکتے اور ایک نہایت خفیف حصہ اپنے مالی کا اللہ کی راہ میں سفر کرنے کے لئے خرچ نہیں سکتے جب تم ان باتوں کو مانتے ہو تو عملی طور پر انکو کر کے دکھاؤ۔ ورنہ خالی ان لینے سے کوئی فائدہ نہیں موت ہر وقت سامنے کھڑی ہے کون جانتا ہے کہ جب وہ ایک نیکی کے موقعہ کو ہاتھ سے دیگا تو اسکے کفارہ کے لئے پھر اسے دوسرا موقعہ بھی ملجائیگا۔ پس جو موقعہ ملتا ہے اسے غنیمت سمجھکر اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور اللہ سے دعا کرو کہ وہ کسی مشکل کو تمہاری راہ میں روک نہ ہونے دے۔

سالانہ جلسہ کی اطلاع کے ساتھ میں ایک دوسرے اہم امر کی طرف اپنے احباب کو متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ سالانہ جلسہ کے اخراجات کا سوال ہے کئی روپیہ اخراجات جلسہ کے لئے ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہئے۔ اخراجات جلسہ کا تخمینہ چار ہزار روپیہ سے کم کسی صورت میں نہیں اور یہ اقل ضرورت ہے اور اسے پورا بھی احمدی جماعت نے ہی کرنا ہے اسمیں شک نہیں کہ جو لوگ ان ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ ان کے نام خدا کے دفتر میں لکھے جاتے ہیں اور نام بنام انکا شکریہ ہم لوگ ادا نہیں کر سکتے مگر ایسا کرنا ممکن بھی نہیں۔

اسوقت سب فنڈوں میں روپے کے کم ہونے کی وجہ سے بدوں روپیہ جمع ہوئے اخراجات جلسہ کا انتظام پہلے سے ہو نہیں سکتا لہذا سب انجمنیں اس تجویز پر فوری عملدرآمد کریں ایک روپیہ فی کس کم از کم جیبزہ وصول کیا جائے اور جو احباب زیادہ وسعت رکھتے ہیں وہ زیادہ دیکر عند اللہ ماجور ہوں گے اگر ساری جماعت میں چار سو آدمی پانچ پانچ روپے دینے والے کھڑے ہو جاویں اور ایک دو ہزار آدمی ایک ایک روپیہ تو یہ رقم آسانی سے پوری ہو سکتی ہے اگر مخلص احباب توجہ فرما دیں تو وہ تعداد جو اوپر لکھی ہے کچھ زیادہ نہیں ہے کانفرنسوں وغیرہ جلسوں میں شمولیت کیلئے پانچ پانچ روپے صرف ٹکٹ داخلہ کے لئے بھی لوگ خوشی سے دیدیتے ہیں۔

دریں حال ہمیں اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہئے کہ ہم لوگوں نے جو تین خدا کے برگزیدوں کے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر یہ عہد کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرینگے ہماری ذمہ واری کسقدر بڑھ جاتی ہے اور ہمیں کسقدر بیدار ہونے کی ضرورت ہے ہماری مٹھی بھر جماعت ہی جسنے چار دانگ عالم میں اسلام کو پہنچانا ہے۔

ابر کرم بجر سخا کچھ تو ادھر بھی

آج دوست اور دشمن

KHILAFAT LIBRARY

سب اس بات کو مانتے ہیں کہ تمام ہندوستان میں نور ہی ایک ایسا اخبار ہے کہ جو علاوہ اشاعت سلسلہ عالیہ کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنے والا اکیلا ہی اخبار ہے نور کے سکھوں کے متعلق مضامین کو آریہ اخبارات نے اپنے کالموں میں لیا اور آریوں کے متعلق مضامین کو سکھ صاحبان نے شوق اپنے کالموں میں جگہ دی اور یہ نور کی مقبولیت اور اسکے زبردست مضامین کا ادنیٰ سا ثبوت ہے مگر افسوس کہ ایسے مفید ترین پرچہ کی اشاعت جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اکیلا ذریعہ ہے اسکی اشاعت اسقدر قلیل نہیں بلکہ اقل ہے کہ ہمیں ظاہر کرتے ہوئے شرم دامنگیر ہوتی ہے دوسرے کی دولت اور اپنی عقل کی زیادتی کو نظر انداز کر کے دیکھا جائے تو درحقیقت نور کی حالت بہت ہی قابل توجہ ہے یا ہم جانتے ہیں یا خدا کہ ہم ان دنوں اخبار کو کسطرح نکال رہے ہیں کیا تمام ہندوستان میں اشاعت اسلام کے حامی اور اسلام کا بول بالا دیکھنے والے سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے دلدادہ نور کی شدید قابل توجہ حالت پر غور نہیں کرینگے۔ اور نور کی توسیع اشاعت میں مربیانہ سعی فرما کر عند اللہ ماجور نہیں ہونگے ایک یا دو خریداروں کا پیدا کر دینا کچھ بھی مشکل نہیں ہے صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے نور کا وہ کونسا خریدار ہوگا جسکے ایک دو دوست نہ ہوں اور پھر وہ کونسے دوست ہونگے جنہیں نور کی خریداری کے لئے کہا جاوے اور وہ انکار کر دے صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے میں دیکھونگا کہ اس مجاہد فی سبیل اللہ پرچہ کی اعانت کے لئے سب سے پہلے کس دوست کی لبیک ہوتی ہے جو دوست نور کی اشاعت میں اپنی توجہ کو مبذول کرینگے اللہ تعالےٰ انہیں جزا خیر دیگا کیونکہ نور کا مشن اشاعت اسلام کے لئے بہت اہم ہے اور ایسے اہم پرچہ کی اعانت کرنا گویا اپنی مدد آپ کرنیکے مصداق ہے۔

ایک سکھ لیڈر کی طرف مسٹر میکالف کو سرٹیفکیٹ

مسٹر میکالف نے جس جانسوزی کیساتھ سکھ لٹریچر کا مطالعہ کیا اور پھر جس عرقریزی کے ساتھ سکھ مذہب پر کتابیں لکھیں اور اہل مغرب کے سکھ دھرم سے باخبر کیا وہ سکھ مذہب سے دلچسپی رکھنے والے احباب سے پوشیدہ نہیں ہوگا بعض سکھ انہیں سردار میکالف سنگھ بھی کہا کرتے ہیں مگر ہماری حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی جب ہمنے سکھ لیڈر سردار پورن سنگھ صاحب ڈیرہ دون نے مسٹر میکالف کے متعلق ماڈرن ریویو میں ان الفاظ کا اظہار کیا۔

"پروفیسر سرکار پہلے ہی آدمی نہیں ہیں جنھوں نے اس طرح سے ہمارا مسخرا اڑایا ہے بلکہ سب سے پہلا آدمی میکالف ہے جس نے انگریزی خواں دنیا کے سامنے اسقدر افسوسناک طریقہ سے ہمارا حال پیش کیا ہے کہ اگر خود ہمنے صرف میکالف کی کتاب ہی سے سکھ قوم اور سکھ مت کا حال معلوم کیا ہوتا تو میرے دل میں انکی ذرا بھی عظمت نہ ہوتی"

شذرات

الہ آباد کا "مہدی"

ہمعصر البرید کانپور لکھتا ہے کہ الہ آباد میں امام مہدی کا ظہور ہو گیا۔ اسلامی دنیا مدت ہائے دراز سے سخت دھوکے میں مبتلا تھی جو حجاز و تھامہ کی وادیوں اور مدینہ منورہ و مکہ معظمہ کے گھروں اور مقام ابراہیمؑ کے گوشوں میں امام مہدی کو تلاش کرنیکے خواب دیکھ رہی (حالانکہ) یہ دولت سرمدی تو اول سے سرزمین الہ آباد کی قسمت میں لکھی تھی۔ الہ آباد ویسے بھی ہندوؤں کا متبرک مقام ہے اور بقول جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مہدی مسیح اور کرشن ایک ہی وجود کا نام ہے قیامت کی علامات صغریٰ حد سے گذر چکی ہیں اور کبریٰ کا آغاز ہے اسلیئے امام مہدی کے ظہور کی اب شدید ضرورت تھی۔ اسکے بعد ایک قلمی اشتہار کے حوالہ سے نئے مہدی کا مختصر حال لکھ کر ہمعصر مذکور نے اُن ستمگر پرست ظالم انسانوں پر جو محض اپنی دوکانداری چمکانیکے واسطے قوم پر ظلم کرتے ہیں بہت کچھ طعن و ملامت کی ہے اور اپنے نزدیک حسن بیان کے پردہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی چوٹیں کی ہیں!!

صغریٰ و کبریٰ

تعجب ہے کہ حضرت رسول کریمؐ تو خود اپنے ظہور پاک کو علامات قیامت میں سے قرار دیں اور دو انگشت مبارک کے اشارہ سے فرمائیں کہ مجھ میں اور قیامت میں اتنا قرب ہے۔ مگر آپکے نام لیوا ہونے پر فخر کرنیوالے حضورؐ کی بعثت سے ۱۳۳۵ سال بعد ابھی تک صغریٰ و کبریٰ کے ہی دھوں میں مبتلا ہیں عقلمند اتنا نہیں سوچتے کہ دنیا پر ہنگامۂ محشر تو بپا ہے۔ اسکے آثار بڑی اور زور کے ساتھ ظہور میں آرہے ہیں۔ قرآن کریم میں قرب قیامت کی جو جو نشانیاں بتلائی گئی تھیں ایک ایک کر کے پوری ہو گئیں اور رہی سہی ہوتی جاتی ہیں اور یہ ہیں کہ ہنوز ان باتوں کو دل لگی اور مذاق ہی سمجھے جاتے ہیں۔ خدا انکی آنکھیں کھولے تا کہ حقیقت اپر آشکار ہو۔

البرید ہی بتلائے

ہم یہ پوچھتے ہیں کہ اگر تم اپنے شیوۂ الفاظ پرستی میں سچے ہو اور مسیح موعودؑ کے انکار میں حق بجانب تو پھر یہود و نصاریٰ کیوں نہ حق بجانب سمجھے جائیں جنہوں نے حضرت مسیح ناصریؑ اور حضرت سرور انبیاء (علیہ التحیۃ والثنا) کو آجتک نہیں مانا کیا انکے پاس اپنے عقائد کی تائید میں آپکی سی کج بحثی اور کٹھ حجتی کے دلائل موجود نہیں ہیں؟ تم تو صغریٰ و کبریٰ کو لیئے پھرتے ہو۔ وہ تو ابھی سرے اُس عظیم الشان نبی آخر زمان کے ہی ظہور کے منتظر ہیں جسکی توریت و انجیل میں صریح بشارت موجود ہے اور جو تمہارے نزدیک بڑی دھوم دھام سے مبعوث ہو چکا (علیہ الصلوٰۃ والسلام) البرید ہی ذرا اس سوال پر غور کر کے از راہ خدا ترسی جواب دے کہ لفظ پرستی و تعصب سے دور ہو کر اُن منکرین مسیح ناصریؑ و محمد مکی مدنی کے بارے کیا کہا جاتا ہے جسپر آج آپکے حامیان اسلام کو بڑا ناز ہے؟

دینی غیرت کہاں اُڑ گئی؟

وہی البرید کانپور جس نے ظہور امام مہدی کے متعلق ہمارے سلسلہ پر بھی بخیال خویش بڑی سنجیدگی اور عمدگی سے حملہ کیا ہے۔ اپنے تفریح طبع کے کالم میں ایک ایسا لطیفہ چھاپتا ہے جسے مذاق کثیف کہنا زیادہ موزون ہوگا۔ اسمیں دو پیٹو ملانوں کا خاکہ اڑاتے ہوئے سورۂ والشمس کو بھی مضحکہ بنایا گیا ہے۔ خدا کی شان ہے کہ مولوی ملانوں کی یہ درگت اور نئی روشنی کے رہنمایان قوم کی یہ حالت۔ اسپر بھی ظہور مہدی کا ہنوز وقت نہیں آیا کیونکہ ابھی تو قیامت کی علامات صغریٰ ہی حد سے گذری ہیں اور کبریٰ کا محض آغاز ہے بھلا جب تک انجام نہ دیکھ لیں ایمان کیسے لا سکتے ہیں؟۔

خانہ ساز آزادی کا سبق آموز خاتمہ

کئی روز سے اخباروں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ گورنمنٹ ہمارے ابوالکلام صاحب آزاد کو رانچی میں نظر بند کر دیا ہے۔ اس سے قبل گورنمنٹ بنگال کی طرف سے انکی آزادی چھین چکی تھی اب یہ دوسری زنجیر ہے جو ابوالکلام صاحب کی خانہ ساز آزادی کے پاؤں میں ڈالی گئی ہے۔ اخباروں کا بیان ہے کہ گورنمنٹ موصوفہ صدر نے اس نظر بندی کی کوئی وجہ ظاہر نہیں کی۔ مگر ہمارے نزدیک یہ کوئی تعجب خیز امر نہیں کہ جس شخص کی تحریر و تقریر کو ایک صوبہ کی حکومت پُر خطر قرار دے چکی ہو اسے دوسری پراونشل گورنمنٹ بھی بطور حفظ ماتقدم اندیشناک خیال کر کے اسکی آزادی کو روک دے۔ مگر مسلمانوں کے واسطے یہ امر در حقیقت بڑا عبرت انگیز و ندامت خیز ہے کہ جس کسی کی لفاظی پر فریفتہ ہو کر وہ اسے اپنا نجات دہندہ سمجھنے لگتے ہیں وہی پیاسے کے حق میں مثل سراب ثابت ہوتا ہے لیکن سچ پوچھو تو وہ مستوجب بھی اسی بات کے ہیں کیونکہ جو شخص یا قوم اپنے حقیقی رہنما نیز خرد اندیش سے منہ موڑے اُسے یونہی تلخ کامی و نامرادی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ کاش کہ مسلمان مامور وقت اور حضرت رسول کریمؐ کے بروز مہدی آخر زمان کا انکار و بیقدری نہ کرتے تو آج گھر گھر

دارالامان میں اپنا مسکن بنانے والوں کو بشارت

خاکسار ایڈیٹر نور کی زمین ایک کنال یا بیس مرلے عین مقبرہ بہشتی والی سڑک کے کنارہ پر اور احمدیہ سکول کے بالکل سامنے۔ مسجد مبارک سے چند قدموں کے فاصلہ پر ہے۔ یعنی اس جگہ سے مسجد مبارک کا راستہ صرف تین منٹ کا ہے۔ زمین نہایت ہی عمدہ موقعہ پر ہے۔ اس سے چند قدموں کے فاصلہ پر زمین حد ۳۵ روپے مرلہ کو فروخت ہوئی ہے۔ مگر میں صرف ۳۰ روپے فی مرلہ کے حساب سے فروخت کروں گا۔ دارالامان میں اور پھر خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح کے جوار رحمت میں اپنا مسکن بنانے والے بہت جلد درخواست کریں۔ جس کی درخواست سب سے پہلے آئیگی وہی قبول کی جائے گی۔ اس لیئے درخواست کنندگان بہیدن اعلان ہذا فوراً درخواستیں بھیجدیں۔ درخواست کے ہمراہ کچھ روپیہ بطور بیعانہ بھی آنا چاہیئے

محمد یوسف ایڈیٹر نور قادیان

KHILAFAT LIBRARY

کے جدا جدا لیڈروں کو اپنی امیدگاہ سمجھکر آخر کار شرمسار نہ ہوتے

KHILAFAT LIBRARY

ہوم رول کا خواب

انڈیا کے پولیٹیکل لیڈر ایک مدت سے ہوم رول کے خواب پریشان دیکھ رہے ہیں۔ ان دنوں پھر بعض اخبارات میں یہ بحث بڑی گرماگرمی سے ہو رہی ہے۔ ہم حیران ہیں کہ جس قوم (انڈین نیشن) میں ابھی اسی بات کی بھی اہلیت پیدا نہیں ہوئی کہ دوسروں کا محکوم بنکر کس طرح شائستگی و انسانیت سے زندگی بسر کیا کرتے ہیں وہ حکومت خود اختیاری یا سلف گورنمنٹ لیکر کیا سرخ روئی حاصل کر سکتی ہے؟ ہندو ہوں یا مسلمان۔ بنگالی ہوں یا سکھ جنہیں ہوم رول کی تمنا آئے دن بے چین رکھتی ہو وہ پہلے اپنے گھر کی تو خبر لیں۔ ملک و قوم کی اخلاقی تمدنی۔ تعلیمی اور مذہبی حالت اسوقت کسقدر محتاج توجہ ہے۔ جب تک اسکی اصلاح نہ ہو لے سلف گورنمنٹ کے مطالبات ہرگز قابل پذیرائی نہیں ہو سکتے۔ ذرا ایک طرف آپس کی بین الاقوامی منافرت اور بغض و عداوت کو پیش نظر رکھیئے اور دوسری طرف سلف گورنمنٹ کے مطالبہ کو پھر غور فرمایئے کہ قلم تراش چاقو ایک نادان بچہ کے حوالہ کر دینے کا نتیجہ کیا ہو سکتا ہے۔

ذرا کلک گھر سلک کی کشش کا خیال رہے

اخباری دنیا کا طبقۂ اردو بالعموم اظہار مسرت میں مصروف رسم ہے کہ ظفر علی خانصاحب سابق ایڈیٹر زمیندار کو اجراء اخبار کی اجازت ملگئی ہے جو ستارۂ صبح کے نام سے باہتمام خاص شائع ہوا ہے ہم بھی ایک طرح سے اس مسرت کے حصہ دار ہیں اگر خانصاحب کے نزدیک فی الواقع تاریکی شب کا خاتمہ ہو کر سپیدۂ صبح نمودار ہونے کا وقت آگیا ہے اور اب انہوں نے اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے کہ ایک سلسلہ حقہ کو اپنے قلم کی کشش واحد سے مٹا دینے کا بڑا بول کس کس طرح آگے آکر رہتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اگر وہ کشش بوجہ تاریکی ایک خطرناک لغزش کی صورت اختیار کر گئی تھی تو اب روشنی میں آنکھوں دیکھتے آپ کا قلم وہی ٹھوکر پھر نہ کھائیگا

سب سے زیادہ خوشی

پیغام بلڈنگ والوں کو ہونی چاہیئے کہ انکا دست رہاست جو ایک عرصہ تک شل رہا اب پھر کام دینے کے لائق ہوا چاہتا ہے۔ جسکے عوض ظفر علیخان صاحب کو بھی گھاٹے میں رہنے کا کچھ خدشہ نہیں کیونکہ پیغام والے اب بالکل انکے قریب آگئے ہیں ٹھیک اسی طرح جیسے ایک شخص خود تو کوسوں چلکر منزل مقصود پر پہنچتا ہے مگر کہنا یہ ہے کہ اے لو دلی بھی آگئی۔ مگر اصل میں دلی اب بھی دور ہے جبتک یہ فریب خوردگان نفس احمدیت سے کھلم کھلا بیزاری ظاہر نہ کریں۔ اور یہ بھی ایک دن ہو رہیگا۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز کا جواز تو کھینچ تان کے نکال ہی لیا ہے۔ اس سے اگلا قدم ان بچھڑے ہوؤں کو گلے ملانے کے لیئے کافی ہوگا۔

چودھویں صدی کی صوفیانہ سادگی

المنیر نے بحوالہ کشمیری ایک برات کی دلچسپ مگر عبرت انگیز کیفیت شائع کی ہے جو پچھلے دنوں وہ مشہور خانقاہوں کے سجادہ نشینوں کی تقریب شادی پر شاہانہ اور نہایت مسرفانہ ٹھاٹھ سے نکالی گئی اس برات میں اور کیا کچھ ساز و سامان ہوگا اسی سے قیاس کر لیجئے کہ چھ سو تو صرف گھوڑے تھے آتشبازی اور روشنی پر بھی ہزاروں ہی اٹھ گیا ہوگا۔ واپسی پر خانقاہ میں دس دن تک شاہانہ جشن رہا۔ اسی طرح ایک بزرگ کی اولاد کے ہاں لڑکے کی تقریب ختنہ تھی جس پر ہزار ہا روپیہ بے دریغ لٹایا گیا۔ نو سو روپیہ تو صرف ایک طوائف ہی کے ہاتھ لگا دوسری داد و دہش کا تو ذکر کیا۔ کیا اب بھی مسلمانوں کو اپنی ترقی پر ناز نہ ہونا چاہیئے جبکہ احیاء سنت کے دعویداران کی صوفیانہ سادگی اس معراج کمال پر پہنچ گئی ہے۔

چرخ چہارم کی بلندی

سائنس کے ماہروں کی تحقیقات کا لب لباب یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ چند ہزار فیٹ کی بلندی پر انسان زندہ رہ سکتا ہے لیکن آج جو اسلامی اخبارات اس تحقیقات کو بڑی سنجیدگی و دلچسپی سے شائع کر رہے ہیں انکا تو عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری دو ہزار سے چوتھے فلک پر زندہ سلامت ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ چوتھا آسمان اس حد سے بہت دور ہے یہ دوسری بات ہے کہ ہوائی جہاز وہاں نہ اور غبارہ بازہ دیکھ نہ سکیں۔

خوب شد

ایک جوشیلے محب وطن اخبار میں گندے ناولوں کا اشتہار چھپا کرتا تھا۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ حال میں گورنمنٹ نے اسکا چھپنا حکماً بند کر دیا ہے۔ کیا یہ بات ہمارے لیئے موجب شرم اور عبرت خیز نہیں کہ جو لوگ ملک و قوم کی اصلاح حال کیلئے گلے پھاڑ پھاڑ کر شور مچاتے ہیں وہ ذاتی مفاد کی ترغیبات میں آکر حقیقی ہمدردی و حب وطن کے سارے نشیب و فراز یکسر فراموش کر دیتے ہیں۔ بھلا ان حالات کے ہوتے اپنی اخلاقی و تمدنی اصلاحات کو پس پشت ڈالکر کس برتے پر سیاسی بلند پروازیوں میں ملک و قوم کا روپیہ اور وقت رائگاں کھویا جاتا ہے؟ خدارا ذرا انصاف و غور سے کام لیں۔

اعراض

۷۔ ماہ رواں کے پیغام میں خاکسار ایڈیٹر نور کی نسبت کچھ جلے پھپولے پھوڑے گئے ہیں۔ ہمیں ایسی لایعنی و ناگوار باتوں سے نور کے کالم سیاہ کرنا پسند نہیں۔ اور نہ ذاتیات کی بحث چنداں نتیجہ خیز ہو سکتی ہے۔ لیکن ہاں اتنا ضرور کہیں گے کہ ودکنگ مشن کے سربستہ رازوں کا بھانڈا پھوٹنے سے پہلے کی مدح سراہیوں کو آج بطور حجت پیش کرنا انہی تہی مغزوں کا کام ہو سکتا ہے جو اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے کہ آراء ہمیشہ حالات کے ماتحت ہوا کرتی ہیں۔ ورنہ کیا وجہ کہ تازہ بتازہ نفیس کھانوں کو دیکھکر تو مہر پیغام کی بھی رال ٹپک پڑے مگر تبدیل حالت اور قلب ماہیت کے بعد ایک چوڑھا بھی انہیں کوڑے پر ہی پھینکتا پھرے؟ بہر حال ہم اس قضیہ کو طول دینے سے اجتناب کرتے ہیں کیونکہ اعراض ..... جناب باری کا صریح ارشاد ہے۔

لیجیے وجہ بھی معلوم ہو گئی

اکثر معاصرین حیران تھے کہ ابوالکلام آزاد کی نظر بندی گورنمنٹ بہار کی طرف سے کس خطا پر نفاذ پذیر ہوئی؟ بارے شکر ہے کہ تازہ اطلاعات نے انکی یہ خلش بھی دُور کر دی اور ذمہ دار حکام کی جانب سے ظاہر کر دیا گیا کہ آزاد صاحب ملک معظم کے دشمنوں سے غدّارانہ نامہ و پیام رکھتے تھے اسلیئے انکی نقل و حرکت اور خط و کتابت پر بندش عائد کی گئی۔ ہمیں تو تعجب ہی ہوتا ہے جبکہ خمیازہ بھگتنے کے وقت پبلک کو ایسے لوگوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا پاتے ہیں جن کی کشت زارِ عمل کی ابتدا ہی تخم فنا سے ہوئی ہو۔ کیا مسلمان کہلا کر اُس حکومت کے خلاف بات بات میں بیزاری آمیز خوردہ گیریاں کرنا جس کے زیر سایہ اسلام کی بہت کچھ حمایت و اشاعت ہوتی ہو کسی دانا کے نزدیک قرین ہوشمندی ہو سکتا ہے؟ اور کیا کسی اہل قلم کے ایسے لچھن دیکھکر ایک مآل اندیش انسان شروع ہی میں یہ پیشگوئی نہیں کر سکتا کہ ان باتوں کا انجام حسرت و عبرت ہوگا۔ ایک دو نہیں اب تو کوڑیوں مثالیں ہمارے اس خیال کی تصدیق کرنے کو موجود ہو گئی ہیں۔

نئے اخباروں کا اجراء

جب کوئی جدید پرچہ کہیں سے نکلتا ہے تو اس کا خیر مقدم کرنا ایک رسم عام ہو گئی ہے جسے کم و بیش سارے ہی ہمعصر جرائد ادا کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ ہمیں بھی بارہا اس کا اتفاق ہوا۔ لیکن آج جبکہ حال میں بھی چند نئے اخبار نکلنے شروع ہوئے ہیں ہم اس رسم و عادت کے خلاف ایک ضروری مسئلہ اشارہ بھی خواہان ملک و ملت کے گوش گذار کر دینا ضروری سمجھتے ہیں وہ یہ کہ اخباروں کا اجراء اگر ابنائے وطن کی خدمت کے خیال ہوتا یا کم از کم ظاہر کیا جاتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ اسمیں کسی اصول کو ملحوظ نہ رکھا جائے؟ ایک نہایت اہم اور قابل توجہ اصول یہ ہے کہ اوّل تو تقسیم عمل کا قیمتی گر الترزا مدّ نظر رہے دوسرے یہ کہ جب تک پہلے پرچوں کی حالت محتاج امداد ہے نئے پرچے جاری کرنیکے بجائے متفقہ سعی و ہمت سے انہی کو ہر پہلو سے اُبھارنے اور طمانیت بخش بنانے کی کوشش کیجائے۔ مہذّب ممالک و اقوام میں خدمت گذار اخباروں کی اشاعت ہزاروں سے بڑھکر لاکھوں تک پہنچ جاتی ہے اور یہاں باستثنائے شاذ چند سو سے بھی تجاوز نہیں کرتی۔ اسکی وجہ بجز اسکے کچھ نہیں کہ ہر شخص اپنی ڈھائی چاول کھچڑی علیحدہ پکانا ضروری سمجھتا اور اپنے پرچہ کو چوچو کا مربّا بنا دینا ہی کمپٹشن (مقابلہ) کا اعلیٰ ترین اصول خیال کرتا ہے۔ کیا ہندوستان بھر میں کوئی ایسی زندہ و باقاعدہ مجلس ہے؟ جو ان مشکلات پر غور اور انکے انسداد کی فکر کرے۔ اگر ملک و قوم کے خیر اندیشوں نے توجہ کی تو ہم انشاء اللہ اس کے متعلق بہت سے مفید مشورے پیش کرینگے۔

ایک اور مقدمہ سازش

لاہور میں ۸ - ماہ رواں سے ایک نیا مقدمہ سازش شروع ہوا ہے جس میں ملزمان کی کل تعداد ۱۶ ہے اور ہم نے نہایت افسوس سے دیکھا کہ انمیں ۱۴/۱۶ ملزم ایسے ہیں جنکے ناموں میں سنگھ آتا ہے۔ مگر یہ امر طمانیت بخش ہے کہ گرو صاحب کے سنگھوں کی غیرتمند قوم اپنے نادانوں کو اپنے مقدس پیشوا کی امن جو تعلیم سے دُور جا پڑنے کے سبب نظر حقارت سے دیکھ رہی ہے۔

بارھ کھیت کو کھائے تو رکھوالی کون کرے؟

ایک بڑے شہر کی میونسپل کمیٹی نے تجویز سوچی تھی کہ شراب فروشی کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لے مگر خوش قسمتی یا بدنصیبی سے اسکے کچھ مخالف بھی پیدا ہو گئے۔ لیکن پھر آخرکار کمیٹی کا ہی نصیب یاور ہوا۔ اور اب یہ تجویز بغرض منظوری گورنمنٹ کے پاس بھیجی گئی ہے۔ دیکھیئے نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ یہ ہیں ہماری لوکل سلف گورنمنٹوں کے قابل فخر کارنامے۔ رعایا کے جن قائم مقاموں کو چاہیئے کہ شراب جیسی بلائے بے درمان کو اپنے ابنائے وطن سے دُور ہی دُور رکھنے میں ساعی ہوں وہی اس کی خرید و فروخت کو ضروری سمجھکر اسکی انتظامی دردسری اپنے ذمہ لینا چاہتے ہیں خواہ وہ بظاہر انسدادی تدابیر کے ہی رنگ میں کیوں نہو۔ گویا اب اور کوئی ضروری خدمت انجام دینے کے لائق باقی نہیں رہی ہے۔

جہالت کے کرشمے

باوجود ہندوستان میں تعلیم و تہذیب کا ایک معقول مدّت سے چرچا ہے لیکن اب بھی جہاں تہاں بعض اور ایسے واقعات ظہور آ ہی جاتے ہیں جنہیں سُنکر یہ ماننا پڑتا ہے کہ عام طور پر یہ ملک ابھی تک بہت کچھ محتاج اصلاح ہے۔ چنانچہ پچھلے ہی ہفتہ کا ذکر ہے کہ کلکتہ میں ایک ادھیڑ عمر کے ہندو نے دیبی کی پوجا کرتے کرتے اپنی زبان چھری سے کاٹ کر اسپر بھینٹ چڑھا دی۔ اس زمانہ میں جبکہ معبودانِ باطل کا اقتدار روز بروز زوال پذیر ہو رہا ہے۔ پتھر و لکڑی پرستش ہی کچھ کم تعجب خیز نہیں مگر زبان کاٹ کر کسی بت کی نظر کر دینا تو اس سے بھی بڑھکر حیرت انگیز ہے کہ ہمارے تعلیم یافتہ ہندو دوست اپنی قوم میں سے اس قسم کی ضرر رساں ..... ایسی حرکات کا سدباب ضروری نہیں سمجھتے؟ اور کیا شدھی کے پُرجوش حامی کارآمد مہاشے دوسروں کو ویدک دھرم کی شرن میں لانے کا "خیال" چھوڑ کر پہلے اپنے گھر کی فکر نہ کرینگے؟

KHILAFAT LIBRARY

ہر نسخے سولف شہرت کے بھوکے

اہل قلم کا گروہ ہر زمانہ ہر ملک ہر قوم میں اس امر کے لیئے عام طور پر ممتاز رہا ہے کہ اپنی زبان قلم کو ضمیر کے تابع رکھکر دینی غیرت اور اخلاقی جرأت کے ساتھ خلق اللہ کی علمی خدمت کو اپنا نصب العین زندگی سمجھے لیکن انہی میں کبھی کبھی بعض حضرات ایسے بھی نکل آتے ہیں جو حصول شہرت اور جلب منفعت کی دھن میں اپنے ضمیر کی مطلق پروا نہیں کرتے اور دینی حمیت و غیرت سے تو بالکل سروکار ہی نہیں رکھتے۔ اور ہم افسوس سے دیکھتے ہیں کہ اردو اخبارات و رسائل کے قلمی معاونین

میں بھی یہ عیب ایک وبا کی طرح پھیلتا جاتا ہے چنانچہ نہیں بعض مشاہیر ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ انہیں موقت الشیوع پرچہ کے ناظرین سے تحسین و داد حاصل کرنے کا بیحد شوق ہے۔ حالانکہ تقسیم عمل کے اصول پر ہونا یہ چاہیئے کہ خاص خاص مذاق کے جرائد کا اسی مذاق کے اہل قلم ہاتھ بٹائیں اور ان جرائد کو بھی چاہیئے کہ اپنے اپنے دائرہ مقاصد میں نہ کہ مفید و ضروری مضامین سے اپنائے قوم و اہل وطن کی خدمت کریں نہ کہ اپنی طاقت مقابلہ کو معدودے چند مضمون نگاروں کا اکھاڑا قائم کر کے صرف ذاتی مفاد کی جد و جہد میں رائگاں کھوئیں کیا یہ بات تعجب خیز اور قابل ملامت نہیں کہ مختلف ہمعصروں کے جو خاص نمبر ہر سال کسی نہ کسی تقریب پر شائع ہوتے ہیں ان کے مضمون نگاروں میں ایسے ایسے بزرگوار بھی شامل ہوتے ہیں جو انہی خاص نمبروں کے بعض مضامین سے ایمانی غیرت رکھتے ہوئے کبھی بھی متفق نہیں ہو سکتے مثلاً کوئی شخص مسلمان کہلا کر ایسے پرچوں کی قلمی خدمت حصول شہرت کی خاطر بڑی خوشی سے گوارا کرتا ہے جن کا مقصد اشاعت اسلام کی بیخکنی ہے۔ علی ہذا القیاس۔ ہماری رائے میں یہ ایک شرمناک بے اصولا پن ہے۔ ملکی اخبارات اور قومی مضمون نگاروں کو اس کی اصلاح کرنی چاہیئے۔

KHILAFAT LIBRARY

ایک ہر دلعزیز ڈاکٹر کا تبادلہ

ڈاکٹر رحیم بخش صاحب سب اسسٹنٹ سرجن بنگہ جو نہایت ہی محنتی اور دیانتدار اور بھی خواہ مخلوق تھے اور جو خیر خواہی مخلوق کی وجہ سے تمام ادنیٰ و اعلیٰ کے قلب میں گھر کئے ہوئے تھے اور جنہیں اپنے فن پر کمال حاصل تھا اور خداوند تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ میں شفا بخشی تھی اور اپریشن کے کام میں آپ خصوصیت سے ہوشیار تھے اب آپ کا تبادلہ شملہ ہو گیا ہے اور آپ شملہ میں خاص ڈیوٹی پر لگائے گئے ہیں اور اہل بنگہ اور گرد و نواح کے رہنے والوں نے آپ کی تشریف لیجانے کے وقت الوداعی جلسہ کیا جسمیں نہایت دلسوز نظمیں پڑھی گئیں جو ڈاکٹر صاحب کے محسن سلوک کو آشکارا کرتی

مکالمہ

مہاشہ کرشن بی۔ اے۔ ایڈیٹر پرکاش و سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا کا مکالمہ حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کے متعلق جناب مولوی محمدؐ علیصاحب ایم۔ اے سابق ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز سے۔

چند دنوں کی بات ہے کہ مجھے سرگودہ سالانہ جلسہ پر جانیکا اتفاق ہوا راستہ میں لاہور مجھے مطبع میں کچھ کام تھا حسن اتفاق سے مہاشہ کرشن ایڈیٹر پرکاش سے ملاقات ہوئی آپنے مولوی محمد علیصاحب سے ملنے کی خواہش کی اگرچہ مجھے مولانا کے درشن کیئے ہوئے دو سال ہو گئے تھے مگر مہاشہ کرشن کی خاطر میں انکے ساتھ ہو لیا پہلے مولوی محمد علیصاحب۔ خاکسار ایڈیٹر نور کو بہت کچھ سخت سست کہتے رہے قریب تھا کہ بات بڑھ جاتی مگر مہاشہ کرشن نے عقلمندی سے کام لیا اور کہا کہ میں آپ دونوں صاحبوں کی توجہ کو دوسری طرف منعطف کرنیکے لیئے کوئی اور ذکر چھیڑنا چاہتا ہوں جسپر میں خاموش ہو گیا اور مہاشہ کرشن مولوی محمد علیصاحب سے یوں گویا ہوئے۔

مہاشہ کرشن۔ آپ میں اور قادیان کی جماعت میں کیا فرق ہے؟

مولوی محمد علی۔ یہ لوگ حضرت صاحب کو نبی مانتے ہیں اور ہم نہیں مانتے کیونکہ جو نبی آتا ہے وہ اپنا سکہ چلاتا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ نے چلایا مگر حضرت میرزا صاحب محض مجدد تھے۔

مہاشہ پرکاش۔ کیا میرزا صاحب نے اپنے لیئے نبی کا لفظ استعمال نہیں کیا؟

مولوی محمد علی۔ ہاں میرزا صاحب نے نبی کا لفظ استعمال کیا ہے مگر جزوی نبی کا۔

مہاشہ کرشن۔ جناب میاں صاحب نے بھی اپنی لاہور کی تقریر میں ظلی اور بروزی کا لفظ ہی استعمال کیا تھا حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) آخری نبی ہوئے اور حضرت میرزا صاحب شریعت کے انٹرپریٹ کرنیوالے تھے کیونکہ شریعت اسلام میں یا مسائل اسلام میں کچھ نقائص واقعہ ہوئے اور حضرت میرزا صاحب نے انکی اصلاح کی اور حضرت میرزا صاحب نبی ثابت ہوئے کیونکہ انکا انٹرپریٹ عام مسلمانوں سے مختلف تھا۔ عام مسلمان حضرت عیسیٰؑ کو زندہ آسمان پر تسلیم کیئے ہوئے تھے مگر حضرت میرزا صاحب نے آکر مسلمانوں کے اس عقیدہ کی اصلاح کی؟

مولوی محمد علی۔ ہمارے ہاں ایک حصہ اصول کا اور ایک حصہ فلکی اور وقتی ضروریات کے لحاظ سے ہوتا ہے وہ منسوخ بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونے سے سب باتوں کو مستقل طور پر دیدیا اب جو آئیں گے وہ نبی نہیں کہلائینگے کیونکہ نبی وہ ہوتا ہے جو اپنا سکہ چلائے اور پہلے عقائد میں ترمیم و تنسیخ کرے اور ہم جو پیروی کرتے ہیں قرآن مجید اور حدیث کی مجرد اسکے ماتحت ہونگے۔

مہاشہ کرشن۔ حضرت میرزا صاحب نے کہا کہ حضرت عیسیٰؑ وفات پا گئے۔ حضرت میرزا صاحب کے پہلے بھی وہ آیات اور سنداتِ موجود تھیں جنکی بنا پر عام مسلمان حضرت مسیحؑ کو زندہ تسلیم کیئے ہوئے تھے۔ مگر حضرت میرزا صاحب نے انہیں آیات کو لوگوں کے سامنے پیش کر کے حضرت مسیحؑ کی وفات ثابت کی اور لوگوں کو انکے مقابلہ کے لیئے چیلنج دیا کیا آپ حضرت میرزا صاحب کے ان معانی کو جنسے آپنے مسیحؑ کی وفات ثابت کی فائنل سمجھیں گے یا نہیں؟

مولوی محمد علی۔ قرآن مجید کی جو تفسیر مرزا صاحب نے کی ہے انہیں ہم آخری نہیں سمجھیں گے اور ہم انپر چلنا کوئی ضروری نہیں سمجھتے۔

مہاشہ کرشن۔ حضرت میرزا صاحب نے جو مسلمانوں میں یہ نیا عقیدہ پیش کیا ہے کہ مسیحؑ وفات پا گئے۔ آپ اسے اسلامی تعلیم کا جزو سمجھتے ہیں یا نہیں؟ دوم اس سے پہلے مسلمانوں کا خیال حضرت مسیحؑ کی حیات کے متعلق تھا کیا میرزا صاحب نے حیات کی بجائے وفات ثابت کر کے نیا سکہ چلایا یا نہیں؟

مولوی محمد علی صاحب۔ ہم مسیحؑ کی حیات و وفات کو کوئی اصول اسلام میں سے نہیں سمجھتے۔

مہاشہ کرشن۔ کیا ایک احمدی یہ عقیدہ رکھتا ہوا کہ مسیحؑ زندہ ہے وہ احمدی رہ سکتا ہے یا نہیں؟

مولوی محمد علیصاحب۔ ہاں رہ سکتا ہے۔

ایڈیٹر نور۔ مولانا میں لکھ رہا ہوں۔

مولوی محمد علیصاحب۔ ایک بار نہیں سو بار لکھیں آپ یہ دھمکیاں کس کو دیتے ہیں۔

ایڈیٹر نور۔ اگر آپ کو میرا بولنا ناگوار معلوم ہوتا ہے

تو میں اب نہیں بولونگا۔

مولوی محمد علیصاحب۔ مہاشہ کرشن کی طرف مخاطب ہوکر۔ حضرت مرزا صاحب کے پہلے بھی بعض علماء کا یہ خیال تھا کہ مسیح وفات پا گئے۔

مہاشہ کرشن۔ اور لوگوں نے اس قدر ہنخیال پیدا نہیں کیئے تھے جسقدر حضرت میرزا صاحب نے۔ اور اگر صورت حال یہی ہے تو آپ میرزا صاحب کے دعوائے عظمت کو بہت گھٹا رہے ہیں؟

مولوی محمد علیصاحب۔ (بات کو دوسری طرف لے جانیکے لیئے) مسلمان ایک اصول کے پابند ہیں جس سے وہ اِدھر اُدھر نہیں جا سکتے۔ اور وہ اصول لُغت ہے۔ اور لُغت کے ذریعہ ہی قرآن مجید کی سمجھ آسکتی ہے۔

بعض حالات میں حضرت میرزا صاحب کسی آیت کے اور معنے کیا کرتے تھے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب اور معنے کیا کرتے تھے لُغت ہی آخری تصفیہ تھا۔

مہاشہ کرشن۔ قرآن مجید لُغت کے ماتحت ہے یا لُغت قرآن مجید کے تابع ہے یعنی ہر دو میں سے فائنل ٹسٹ کس کو ماننا پڑے گا؟

مولوی محمد علی۔ آخری تصفیہ لُغت ہوگی اور ہم قرآن مجید کے معنے لُغت کے ماتحت کرینگے۔

مہاشہ کرشن۔ صاف الفاظ میں یہ کہنا چاہیئے کہ قرآن مجید لُغت کے ماتحت ہے؟

مولوی محمد علیصاحب۔ ہاں۔

مہاشہ کرشن۔ آپ مانتے ہیں کہ خداوند تعالےٰ سے بڑھکر الفاظ کی ماہیت اور کیفیت و معانی کو کوئی دوسرا سمجھنے والا نہیں ہو سکتا۔

مولوی محمد علیصاحب۔ یہ درست ہے۔

مہاشہ کرشن۔ امکان ہے کہ لغات بنانے والوں کو خدا کی طرف سے الہام نہ ہوا اور یہ بھی امکان ہے کہ ان کا چال چلن بھی اعلیٰ نہ ہو۔ مگر دوسری طرف ایک رشی یا نبی ہے جو باوجود وہ دان اور عالم ہونیکے خدا رسیدہ بھی ہے تو دریں حال کس کا فیصلہ ناطق رہے گا یعنی اس رشی یا نبی کو فائنل ٹسٹ ماننا پڑے گا یا لُغت کو؟

مولوی محمد علیصاحب۔ ماتھا پکڑ کر اور دو چار منٹ خاموش رہنے کے بعد۔ مَیں آپ کی بات کو سمجھ نہیں سکا

مہاشہ کرشن۔ پھر اپنے مطلب کو دوہرا کر۔ یہ امکان ہے کہ لغات بنانے والوں کو خدا کی طرف سے الہام نہ ہوتا ہو۔ اور پھر یہ بھی امکان ہے کہ انکے چال چلن بھی اعلیٰ نہ ہوں مگر دوسری طرف ایک ایسا شخص ہے جو باوجود عالم ہونیکے خدا رسیدہ بھی ہے وہ ایک لفظ کے معنی کرتا ہے جو میرے اور آپکے نزدیک لُغت کے مطابق نہوں تو دریں حال آپ لُغت کو ترجیح دینگے یا اس عالم خدا رسیدہ ملہم کے مقنون کو؟

مولوی محمد علیصاحب۔ اگر وہ معنے لغت کے خلاف ہوں ہم ہرگز نہیں مانینگے۔

مہاشہ کرشن۔ جو بات نبی کہے آپ اسے مانیں گے یا آپ اپنی بات کو ترجیح دینگے؟

مولوی محمد علی۔ جو باتیں بطور ..... اصول کے ہیں ہم اُسے ماننے کے لیئے تیار ہیں دوسری نہیں

مہاشہ کرشن۔ کیا آپ حضرت مسیح موعودؑ کا فیصلہ ناطق ماننے کے لیئے تیار ہیں یا نہیں؟

مولوی محمد علیصاحب۔ جو الہام سے کوئی فیصلہ ہو ہم اُسے ماننے کے لیئے تیار ہیں۔

مہاشہ کرشن۔ کیا حضرت میرزا صاحب کو کبھی اپنے نبی ہونے کے متعلق الہام ہوا؟

مولوی محمد علیصاحب۔ ہاں ہوا۔

مہاشہ کرشن۔ پھر آپ انہیں مجدد کیوں کہتے ہیں؟

مولوی محمد علیصاحب۔ جہاں حضرت صاحب نے اپنے لیئے نبی کا لفظ بولا ہے وہاں نبی سے مراد ظلی نبی کے ہیں۔

مہاشہ کرشن۔ کیا آپ احمدی اور غیر احمدی میں بلحاظ اعمال کے کچھ فرق سمجھتے ہیں؟

مولوی محمد علیصاحب۔ احمدی کو ترجیح رہے گی۔

مہاشہ کرشن۔ ترجیح معمولی ہوگی یا تغیر۔ معمولی اگر معمولی تو حضرت میرزا صاحب کو کچھ اہمیت نہ رہی اور اگر کہو غیر معمولی تو پھر آپ کو انکا فیصلہ ناطق ماننا پڑے گا؟ پروا نہیں کہ پھر آپ انہیں مجدد کہیں یا نبی۔

مولوی محمد علی۔ مگر قادیانی جماعت حضرت میرزا صاحب کو بہت بڑھا رہی ہے۔ وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر لے جاتے ہیں۔

مہاشہ کرشن۔ جہاں تک مَیں نے اخبارات میں پڑھا ہے اور جو میاں صاحب نے لاہور میں تقریر کی تھی اُس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بھی ظلی نبی مانتے ہیں مستقل نہیں؟

مولوی محمد علی۔ وہ ظلی نبی مانتے ہوئے مستقل بنا دیتے ہیں۔

مہاشہ کرشن۔ آپ تو ظلی نبی مانتے ہوئے مجدد سمجھتے اور کہتے ہیں مگر برخلاف اسکے مَیں نے انکی کسی تحریر میں میرزا صاحب کو مستقل نبی لکھا ہوا نہیں دیکھا؟

KHILAFAT LIBRARY

آج کوئی نہیں رہا

ایک ابلہ عورت کے متعلق مشہور ہے کہ جب وہ بازار سے گذرا کرتی تھی کسی کو گالی دے کسی کو بُرا بھلا کہے کسی پر اینٹ پھینک سکا یہ نتیجہ ہوتا تھا کہ چند لوگ اسکی اس عجیب حرکات کو دیکھ کر پیچھے ہو لیتے تھے کوئی آوازے کستا اور کوئی تالی بجاتا جسمیں اس کو خاص لُطف آتا تھا۔ حُسن اتفاق سے ایک روز جو اس ابلہ کا بازار سے گذر ہوا اس روز کوئی بازار میں نہ تھا اس لیئے اُس کی حرکات عجیبہ پر کسی نے توجہ نہ کی جس سے وہ آوازے کسنے لگ پڑی کہ ہائے آج کوئی نہیں رہا۔ یہی قابل رحم مثال اڈیٹر پیغام پر عائد ہوتی ہے۔

کچھ عرصہ سے الفضل۔ الحکم۔ فاروق اخبار اِس کی خانہ داری سے خاموش ہیں اب یہ بیچارہ آوازے کس رہا ہے کہ آج کوئی بازار میں نہیں رہا۔

جو میری سمجھ میں نہیں آتا اس میں بجائے تالی بجانے کے اس غریب پر ترس ہی آتا ہے۔

ہم اس سادہ لوح خاتون کی خدمت میں مشورہ دیتے ہیں کہ آئندہ ایسی حرکات سے باز آجائیں ورنہ ہم کو مجبوراً ان کی خبر لینی پڑیگی۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ہمدردی کے خطوط

KHILAFAT LIBRARY

جناب سردار امر سنگھ صاحب ایڈیٹر لائل گزٹ لاہور سے لکھتے ہیں:۔

پیارے شیخ محمد یوسف صاحب۔ سری واہگورو جی کی فتح۔ آج کے نور میں یہ پڑھکر کہ آپ کی اہلیہ صاحبہ کا انتقال ہوگیا ہے مجھے نہایت افسوس ہوا۔ اس صدمہ میں مجھے آپ سے اور مرحومہ کے چھوٹے بچوں سے دلی ہمدردی ہے بہرحال انکی رضا پر شاکر رہنا ہی بہتر ہے۔ گورو واک

جو تدھ بھاوے سوئی چنگا اک نانک کی اردا سے

اکال پورکھ مرحومہ کی آتما پر رحم فرماوے اور آپکو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماوے۔

جناب سردار سیوا سنگھ صاحب سب پوسٹماسٹر پنشنر نوشہرہ سے لکھتے ہیں:۔

میرے پیارے ایڈیٹر نور جی۔ ست سری اکال پرچہ نور مورخہ ۳ر نومبر ۱۶ء پہنچا۔ کھولتے ہی نشان غمی نظر آئے۔ ہیڈنگ پڑھنے سے عجیب خیال پیدا ہوا۔ سیر کو تیار تھا۔ دروازہ پر ہی مضمون پڑھنا شروع کر دیا میری بیوی نے دریافت کیا آج کیا بات ہے جو آنکھیں بند کر کے کہتے ہو واہ! تیرے رنگ اور پھر پڑھتے ہو۔ تب میں نے انکو سب حال سنایا کیونکہ میں نے انکو کئی دفعہ آپ کے بحث مباحثہ کی بابت جو مضمون نکلتے ہیں سنائے ہوئے ہیں اور روبڑ میں بھی سب حال سنایا تھا تب انہوں نے بھی کہا پہلے ہمدردی کی چٹھی لکھو پھر سیر کو جانا۔ جوڑیاں جگ تھوڑیاں نرڑ بہتیرے۔ پیارے ایڈیٹر یہ سفر ہم سب کے لئے طیار ہے۔

داری آپو آپنی کوئی نہ بنھے دھیر
جو دے سو سگل بنا سمی جیون داتا کی شائی
کہو نانک جگ جانیو ہتیاری سرمائی

ہے خیال بچوں کا کہینگے کسکو اماں پکار کر۔ اماں روٹی دے۔ روٹی دے اندر باہر پیار کرنا لفظ اماں کا دل سے نہیں بھولتا۔ آنکھوں کے آنسو باہر آتے ہیں نہیں مرے دل سے بھولتا واہگورو آپ کو اور آپ کے بچوں کو شانتی اور تندرستی بخشے۔

جناب سردار سمپورن سنگھ صاحب انسپکٹر پولیس پشین سے لکھتے ہیں۔

بخدمت مکرم معظم جناب ماسٹر صاحب دام عزتہ

ست سری اکال کے بعد التماس ہے کہ اس دفعہ عرصہ کے بعد آپکا ارسال کردہ اخبار نور میرے پاس پہنچا مگر بجائے خوشی کے الٹا غم و رنج کو ساتھ لیکر آیا۔ آپ کی اہلیہ صاحبہ کی وفات پڑھکر بہت افسوس ہوا مگر کیا کیا جاوے سوائے صبر و شکر کے دیگر کسی کا کوئی چارہ نہیں چلتا۔ پرماتما آپ کو نعم البدل اور صبر جمیل عطا فرماوے اور مرحومہ کے بچوں کو ہمیشہ اپنے حفظ امن میں رکھے اور مرحومہ کو بہشت میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے اخیر میں غلام اسقدر عرض کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ قبل ازیں بھی دو سہ عدد عریضہ ارسال خدمت کر چکا ہوں مگر افسوس کہ ایک کا بھی جواب نہیں آیا پھر بھی شکر کا مقام ہے کہ جناب نے اس موقعہ پر بھی بندہ کو یاد فرمایا ہے میں آپکی اس مہربانی کا بھی نہایت شکر گذار ہوں کہ آپنے مجھے اپنے غم میں شریک ہونیکا فخر بخشا ہے ورنہ اگر آپ یاد نہ فرماتے۔ تو کسکو حال معلوم ہونا تھا۔ براہ مہربانی تحریر فرماویں کہ آپکا بڑا لڑکا اور سب سے چھوٹا بچہ کس عمر کا ہے اور اب آئندہ انکی پرورش کا کونسا ذریعہ آپ نے سوچ رکھا ہے آیا ابتک بچے آپ کے پاس ہی ہیں یا کہ کسی دیگر رشتہ دار کے ہاں چھوڑے ہوئے ہیں۔ نیز انکی والدہ مرحومہ کس بیماری سے فوت ہوئی ہے زیادہ آداب۔ میں بقریباً عرصہ ایک ماہ کا ہوا ہے کہ کوئٹہ سے تبدیل ہوکر تھانہ پشین میں آیا ہوا ہوں۔ براہ مہربانی مراسلہ ہذا کا جواب اگر دینا مناسب سمجھیں تو پشین میں دیں

جناب اخوانزادہ محمد اکبر صاحب محافظ دفتر صدر کچہری ڈیرہ غازیخان سے تحریر فرماتے ہیں:۔

مکرمی معظمی جناب اڈیٹر صاحب زادعنایتہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اخبار الفضل میں آپکی اہلیہ صاحبہ کی وفات حسرت آیات کی خبر پڑھکر سخت رنج ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت فرماکر اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ آپکو اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔ یہاں کی ساری جماعت ایسے صدمہ عظیم پر آپ کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اسکا نعم البدل عطا فرمائے آمین حضرت سیدنا فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کا آپکی چھوٹی بچی کو اپنے سایہ عاطفت میں لے لینا ثابت کرتا ہے۔ کہ آپکو آپکے خدام کے ساتھ کسقدر ہمدردی کا جوش ہے کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے سے یہ خبر دیدی تھی کہ وہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حسن و احسان میں نظیر ہوگا۔ گورمکھی ترجمۃ القرآن کا اس عاجز کو خریدار سمجھیں۔ اور اس عاجز کا نام فہرست خریداران میں درج فرمالیویں کوشش کی جاویگی کہ اخبار نور اور گورمکھی ترجمۃ القرآن کے اور خریدار بہم پہنچا کے جاویں۔ اسی جگہ آریوں اور نانک پنتھیوں کی کثرت ہے ارادہ ہے کہ آئندہ یہاں کے مقامی جلسہ پر آپکے بھیجنے کے لئے حضرت خلیفہ ثانی کے حضور درخواست کیجاویگی والسلام

جناب سید امر علیشاہ صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس روبڑ ضلع انبالہ سے لکھتے ہیں:۔

میرے مغموم مکرم - سلام مسنون - آج پرچہ اخبار دل افگار نور مطبوعہ ۱۱/۱۴ ۳ پہونچا کھولا تو ایک ورق سیاہ جدا (بعنوان "آہ ایک گہرے رفیق سے ہمیشہ کے لئے جدائی") بغور بے ساختہ کلمہ یا الٰہی خیر زبان سے نکلا اور نہایت بیقراری سے پڑھنا شروع کیا مگر افسوس کہ انہیں وہی دہشتناک خبر واقعہ جانکاہ انتقال پُر ملال انیس و غمخوار مخلص محسن دیرینہ پائی - ہر چند یہ شاہراہ ہر ایک گداو بادشاہ و برنا و پیر کے واسطے درپیش ہے - کسی کو اس سے چارہ نہیں - ہر کس و ناکس دنیا دون فانی سے کوس رحلت بجاتا ہوا اس سے رونہ عالم جاودانی ہوتا ہے اور بلحاظ عمر و لیاقت پسماندگان کو جانکاہ طور پر صدمہ پہنچاتا ہے - مگر یہ موت بے ہنگام ایسی پیک سرشت عقب تاب رحیم مزاج مغیر طبع کی ہے جو آپ جیسے محب قوم فدائی ملت کی معاون و مددگار مشیر با تدبیر امورات خانہ داری کی پوری ماہر صغیر سن بلکہ نوزائیدہ غمخوار بچگان کی مادر مہربان بلا ساس و تند - محافظت و پرورش کی کفیل - دینی معاملات کی ایسی معاون کہ دم واپسین تک آپ کے اولعزم ارادوں کی تکمیل میں جان نثاری کرنے والی ہے ایسے وجود نیک نہاد کا ایسے بیوقت ناپید ہو جانا - جس کے سنان غم سے بلا مبالغہ جگر پاش پاش ہو جاتا ہے ہر ایک کو جسقدر بھی باعث حزن و ملال ہو کم ہے - لیکن باینہمہ انسانی بیچارگی سے ناگزیر یہی کہنا پڑتا ہے کہ تقدیر مقدر سے سوائے صبر شکیبائی کوئی چارہ نہیں لہذا برسم دنیاوی یہ تعزیت نامہ ارسال خدمت کر کے دعا کرتا ہوں - کہ اللہ جل شانہ آپکو صبر جمیل عطا فرماوے گا اور مرحومہ کو آغوش رحمت میں جگہ دے اور اسکے نونہالان کو آب حیات سے زیر سایہ عاطفت پدری سرسبز و شاداب رکھے اور حسب خواہش جناب کو نیک بدل عطا فرماوے -

والسلام -- KHILAFAT LIBRARY

جناب شیخ **رحمت اللہ** صاحب نائب جنرل پور جاگیر علاقہ نظام سے لکھتے ہیں :-

جناب مکرم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کل آپکا پرچہ نور مورخہ ۳ر نومبر ۱۶ء کے دیکھنے سے آپکی اہلیہ کی وفات حسرت آیات معلوم ہونے سے بدرجہ غائت رنج و محن دامنگیر ہوا - ظہر کے وقت نماز جنازہ ادا کی گئی انا للہ و انا الیہ راجعون - جناب من میری طبیعت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ کسی کی خبر موت سن کر یا کسی کا رونا دیکھکر فی الفور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں عام اس سے کہ وہ خواہ کسی قوم و ملت کا ہو آپ تو ہمارے بھائی اور ایک سلک میں منسلک ہیں - آپکی اہلیہ صاحبہ کی وفات کا زیادہ سے زیادہ اندوہ غم ہوا اور خورد سالہ بچی چھوڑ جانے کی وجہ سے اور بھی اضطراب بڑھگیا جب انکا تصور دل میں آتا ہے بے اختیار آنسو جاری ہوتے ہیں - مگر رضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ پر کاربند ہونا ضروری خداوند تعالیٰ آپ کو صبر جمیل عطا فرماوے اور مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور بچوں کا خود حافظ و ناصر و حامی و مددگار رہو - آمین

جناب بابو **نواب الدین** صاحب کلرک پلٹن ۲۳ چھاؤنی حیدر آباد سندھ سے تحریر فرماتے ہیں :-

مولٰنا صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس وقت آپکا اخبار نور بہت ہی دردبھری خبر لیکر پونچا - جس نے ہمارے سارے گھر کے فرش کو غمی سے بدل دیا - آپکی بیوی کا دفعتاً ایسے وقت میں اس دار فانی سے گذر جانا جبکہ سب کھیتیں ابھی کچی ہی تھیں انا للہ و انا الیہ راجعون کے سوائے اور کوئی چارہ نظر نہیں آتا - جبکہ ہمارے گھر میں سنا میری بیوی کلیجہ تھام کر بیٹھ گئی اور گھنٹوں آپ کے اور آپ کے عیال و اطفال اور اپنی ہمشیرہ مرحومہ کے لئے دعائیں کرتی رہی - اللہ تعالیٰ آپکو صبر جمیل عطا فرمائے آپ گھبرائیں نہیں - یہ ایک امتحان ہے اللہ تعالیٰ آپکو اکیلا نہیں چھوڑیگا - کیونکہ یہ اسکا وعدہ ہے کہ وہ مومن کو اکیلا نہیں چھوڑتا - آپکو اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا کرے گا اور آپکا گھر بھی بہشت کا نمونہ بنجائے گا - اور آپ کے عیال و اطفال کو اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں لے کر بڑھائے پھولائے گا اور دین کا خادم بنائے گا یہ گھر شہر زمانہ چند روزہ ہے دھوئیں کی طرح اڑا خارج ہو گیا اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں جگہ دے اور اسکی اولاد کو زمانہ کی گرم ہوا نہ لگائے اس جمعہ کو انشاء اللہ جنازہ غائب پڑھا جائے گا جبکہ سب بھائی جو کہ معدودے چند ہیں جمع ہونگے والسلام -

جناب میاں **رحمت اللہ** صاحب احمدی باغبانوالہ بنگہ ضلع جالندھر سے لکھتے ہیں :-

مکرم معظم جناب شیخ صاحب دام اقبالہٗ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آج واپس آکر آپکا اخبار دیکھا اور اسمیں ضمیمہ اخبار نور کا ایک پرچہ پڑھ رہا تھا اور آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے اللہ اللہ ایسی نیک اور خلیق بیوی کا جدا ہونا آپ کے لئے تو بہت ہی رنج دہ صدمہ کا باعث ہوا ہوگا انا للہ و انا الیہ راجعون ط اب دعا ہے کہ اللہ کریم آپکو نعم البدل عطا فرماوے میں زیادہ کیا لکھوں ٹوٹے پھوٹے الفاظ تحریر کر دیئے ہیں اور سب جماعت بنگہ اظہار افسوس کرتی ہے - والسلام -

جناب منشی **عبد الرحمٰن** صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ بگھیانہ سے لکھتے ہیں :-

مکرم معظم شیخ صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپ کی اہلیہ مکرمہ کی وفات کی خبر سن کر نہایت افسوس ہوا - اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کا خود متولی و ناصر ہو - ہذا کرے کہ مرحومہ کی دائمی مفارقت

آپ کے دینی جہاد میں بھی ہارج نہ ہو۔ والسلام

جناب **عبدالحکیم خان** صاحب انسپکٹر مکلوڈ گنج روڈ سے لکھتے ہیں:۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں تادم تحریر بفضل اللہ خیریت سے ہوں اور آپ کے بچوں کی صحت وعافیت کے لئے دعا کرتا ہوں کہ خدا انکو اپنے سایۂ عاطفت میں رکھے پرسوں مجھے اخبار الفضل اپنے ایک احمدی بھائی کے پاس سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ جس سے معلوم ہوا کہ برخوردار عزیزم آصف کی والدہ اس جہان فانی سے ملک جاودانی کو رحلت فرما گئی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس مرحومہ کو اپنے قرب میں جگہ دے اور دعا ہے کہ آپکو صبر جمیل عطا فرماوے افسوس کہ آپنے اس واقعہ اندوہ انگیز سے مجھے بتہ نہیں دیا۔ خیر خدا آپکا حامی ہو۔ کاروبار لائقہ سے یاد فرماتے رہا کریں میں آپکا ممنون ہوں۔

جناب **عظیم الرحمٰن** احمدی موضع حاجی پورہ ڈاکخانہ پھگواڑہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ط

اخی المکرم حضرت ماسٹر صاحب قبلہ وکعبہ دام ظلکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ دردناک خبر اخبار میں پڑھکر دل پر نہایت ہی صدمہ گذرا۔ کہ آپکی اہلیہ محترمہ نے اس ناپائدار دنیا سے ہمیشہ کے لئے کوچ کیا اور جناب سے ہمیشہ کے لئے جدائی اختیار کرکے اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خداوند کریم جناب کو اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے اور مرحومہ کو اپنے سایہ عاطفت میں پناہ دے آمین بچوں کی خیریت سے اور خصوصاً شیر خوار بچی کی خیریت سے مطلع فرماویں۔ آپ میرے استاد ہیں میں آپ کی خدمت کے لئے ہمہ تن ہر وقت حاضر ہوں۔ اگر کوئی میرے لائق خدمت ہو تو اس نالائق شاگرد کو یاد فرماویں خداوند کریم آپ جیسے لائق اور ہوشیار شخص کو ہر ایک بلائے بد سے محفوظ رکھے آمین مرحومہ کے حالات زندگی جو تحریر ہیں پڑھکر دل بھر آتا ہے خداوند کریم مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ کاروبار لائقہ سے اس خادم کو یاد فرماتے رہا کریں انشاء اللہ جلسہ پر حاضری کا ارادہ ہے

جناب قاضی **محمد یوسف** صاحب پشاور سے لکھتے ہیں:۔

مکرم شیخ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کے اخبار میں آپکی اہلیہ کی وفات کا پڑھکر از حد افسوس ہوا۔ خدا تعالےٰ مرحوم کو جنت نصیب کرے اور آپکو صبر جمیل اور نعم البدل عطا کرے گورکھی والے پارہ قرآن کریم میں خاکسار کا نام بطور خریدار تحریر کریں اور طبع ہونے پر وی۔پی ارسال کریں۔

KHILAFAT LIBRARY

از ملفوظات خلیفۃ المسیح حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب مرحوم

چند روز کا ذکر ہے کہ مینے چرک اور شسرت بذریعہ وی پی آپ سے منگوائے تھے یہ دونوں کتابیں میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش کیں آپنے بعد ملاحظہ آپ کی طرف ان سطور کے لکھنے کا مجھے حکم فرمایا ہے چرک اور شسرت کی اشاعت کے ذریعہ جو نیکی آپنے ہندوستان پر کی ہے بہت بڑی عظیم الشان ہے ہر طبیب کو ضرور شکر گذار ہونا چاہئے (راقم محمد یوسف چرک اور شسرت جنکا اوپر کی چٹھی میں ذکر آیا ہے ہندی طب کی قدیم ترین اور مستند ترین تصانیف ہیں جنکے مکمل اور سلیس اردو تراجم اردو دان پبلک کے استفادے کے لئے کارخانہ ہذا کی طرف سے چھپ کر شائع ہوئے ہیں)

شسرت بہت ہی پرانی کتاب ہے اسکے مصنف مہاراجہ رامچندر جی کے معالج ہیں اس کتاب میں تشخیص الامراض علم العلاج اور حفظ صحت کے علاوہ جراحی کا بیان ایسی صحت اور تفصیل کیساتھ لکھا گیا ہے کہ یورپ اور امریکہ کے محقق بھی آجتک کوئی ایسی بات نہیں دریافت کرسکے جسکا بیان اسمیں نہ ہو ترجمہ بڑی محنت سے کیا گیا ہے اور سہولت کے لئے مشکل الفاظ کا فرہنگ اور فہرست مضامین بھی ساتھ لگادی گئی ہے قیمت فیجلد مجلد سات روپے (محصول ڈاک ۶ر)

چرک کی تصنیف کو بھی لاکھوں ہی سال کا عرصہ ہو چکا ہے تمام ویدک زبان اس کتاب کو علم علاج میں سند مانتے ہیں۔ درحقیقت یہ ہے بھی ایسی چیز کہ اسکے نسخے ایسے پراثر ہیں کہ بامدد شاید وید لوگ آجتک اسکے نسخوں کو اسرار سینہ بسینہ تصور کرتے رہے لیکن ہمنے عوام کے فائدے کے لئے اسکا لفظی ترجمہ شائع کردیا ہے اور اس ترجمہ کو عام فہم اور سلیس بنانیکی کوشش کی ہے قیمت فی جلد مجلد سات روپے (محصول ڈاک ۶ر)

علاوہ ازیں

آشانگ ہردے ششرت اور چرک سے اخذ کرکے دوسرے درجہ پر اس گرنتھ کی سند مانی جاتی ہے اسکا طرز بیان ایسا سلیس اور عام فہم ہے کہ ہر شخص جسکو علم طب سے ذرا بھی مس ہے اس سے بے حد استفادہ پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے اسمیں علم جراحی اور طب کا بیان بہو بہو پڑھکر ویدک طبکا کون شائق ہے جو لطف نہ اٹھائیگا۔ قیمت فیجلد مجلد پانچ روپے (محصول ڈاک وغیرہ ۶ر علاوہ ازیں)

ملنے کا پتہ:۔ وید براج سردار لال مینجنگ ڈائرکٹر آیورویدک فارمیسوٹیکل کمپنی لمیٹڈ (۵۱) گمٹی بازار لاہور (تار کا پتہ "رسائن" لاہور)